Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۹۶ھ ۱۴ شہادت ۱۳۵۵ھ ۱۴ اپریل ۱۹۷۶ء | نمبر ۸۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی تشویشناک علالت

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو کل ضعف اور بے چینی بہت زیادہ رہی۔ خون کے ٹیسٹ سے پتہ لگا ہے کہ انفیکشن بھی زیادہ ہو گئی ہے جس کی وجہ سے تشویش ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد والحاح سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں غیر معمولی طور پر برکت عطا فرمائے۔ آمین

خدام کے سالانہ اجتماع کا افتتاح

مجلس خدام الاحمدیہ کا بتیسواں سالانہ اجتماع مورخہ ۱۸ اپریل بروز اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آٹھ بجے صبح مسجد اقصیٰ میں افتتاح فرمائیں گے۔ اجتماع مسجد اقصیٰ میں ہوگا خدام قبل از وقت تشریف لے آئیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مقابلہ سیر مشاہداتِ قدرت

آل ربوہ مقابلہ سیر مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۷۶ء کو صبح ۶ بجے سے ۸ بجے تک منعقد ہوگا۔ تمام انصار اللہ، خدام، اطفال اس میں شامل ہوں اور سیر کے دوران مشاہداتِ قدرت اور جلوے جو انہوں نے دیکھے ہوں وہ احاطۂ تحریر میں لا کر مجلس ہذا کو بوساطت زعیم اعلیٰ انصار اللہ یا مہتمم مقامی خدام الاحمدیہ مرکزیہ ارسال فرماویں۔

(کنوینر مجلس صحت۔ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مَیں صحابہؓ کا نمونہ اپنی جماعت میں دیکھنا چاہتا ہوں

اللہ تعالیٰ کو وہ مقدم کر لیں اور اپنے مال و جان کو ہیچ سمجھیں

"مَیں یہی نمونہ صحابہؓ کا اپنی جماعت میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو وہ مقدم کر لیں اور کوئی امر ان کی راہ میں روک نہ ہو۔ وہ اپنے مال و جان کو ہیچ سمجھیں۔۔۔ صحابہؓ یہ چاہتے تھے کہ خدا تعالیٰ کو راضی کریں خواہ اس راہ میں کیسی ہی سختیاں اور تکلیفیں اُٹھانی پڑیں۔ اگر کوئی مصائب اور مشکلات میں نہ پڑتا اور اسے دیر ہوتی تو وہ روتا اور چلّاتا تھا۔ وہ سمجھ چکے تھے کہ ان ابتلاؤں کے نیچے خدا تعالیٰ کی رضا کا پروانہ اور خزانہ مخفی ہے۔۔۔ صحابہؓ جس مقام پر پہنچے تھے اس کو قرآن شریف میں اِس طرح پر بیان فرمایا ہے منھم من قضٰی نحبہٗ ومنھم من ینتظر یعنی بعض ان میں سے شہادت پا چکے اور انہوں نے گویا اصل مقصود حاصل کر لیا اور بعض اِس انتظار میں ہیں کہ چاہتے ہیں کہ شہادت نصیب ہو۔ صحابہؓ دُنیا کی طرف نہیں جھکے کہ عمریں لمبی ہوں اور اِس قدر مال و دولت ملے اور یُوں بے فکری اور عیش کے سامان ہوں۔ مَیں جب صحابہؓ کے اِس نمونہ کو دیکھتا ہوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوّتِ قدسی اور کمالِ فیضان کا بے اختیار اقرار کرنا پڑتا ہے کہ کس طرح پر آپؐ نے ان کی کایا پلٹ دی اور انہیں بالکل رُوبخدا کر دیا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

خلاصہ یہ کہ ہمارا فرض یہ ہونا چاہیئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے جویا اور طالب رہیں اور اسی کو اپنا اصل مقصود قرار دیں۔ ہماری ساری کوشش اور تگ و دو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے میں ہونی چاہیئے خواہ وہ شدائد اور مصائب ہی سے حاصل ہو۔ یہ رضائے الٰہی دُنیا اور اس کی تمام لذّات سے افضل اور بالاتر ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۸۲، صفحہ ۸۳)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نعت

در مدح حضرت اقدس سید المرسلین خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

(محترم جناب قیس مینائی صاحب طبیب فاضل نجیب آبادی کراچی)

ختمِ نبوت زندہ باد

اے شہنشاہِ رسولاں تاجِ اُمّت زندہ باد
زندہ باد اے صاحبِ امرِ رسالت زندہ باد

زندہ باد اے قاطعِ ہر شرک و بدعت زندہ باد
شہسوارِ دیں، علمبردارِ وحدت زندہ باد

تیرے دم سے وا ہوئے درہائے نصرت زندہ باد
اَیکہ تُو زندہ کلیدِ قفلِ جنّت زندہ باد

زندہ باد اے شہ گُلِ گلزارِ جنّت زندہ باد
زندہ باد اے باغبانِ باغِ ملّت زندہ باد

زندہ باد اے نُور پاشِ نُورِ فطرت زندہ باد
زندہ باد اے حاملِ زندہ شریعت زندہ باد

زندہ باد اے واقفِ رمزِ طریقت زندہ باد
زندہ باد اے کاشفِ سرِّ حقیقت زندہ باد

زندہ باد اے ارتقاعِ بامِ رفعت زندہ باد
زندہ باد اے ارتقاءِ آدمیت زندہ باد

زندہ باد اے صاحبِ اورنگِ عظمت زندہ باد
زندہ باد اے صاحبِ جلّ جلالت زندہ باد

زندہ باد اے شافعِ روزِ قیامت زندہ باد
زندہ باد اے منبعِ فیضِ شفاعت زندہ باد

اے کہ تُو ہے عینِ انعامِ نبوّت زندہ باد
زندہ باد اے قاسمِ تقسیمِ نعمت زندہ باد

اے کہ تُو زندہ جمال و حُسنِ فطرت زندہ باد
زندہ باد اے احسن التقویم قدرت زندہ باد

اے کہ زندہ ہے ترا عزم و عزیمت زندہ باد
آج بھی زندہ ہے تبلیغ و اشاعت زندہ باد

زندہ باد اے رازدانِ رازِ خلوت زندہ باد
زندہ باد اے جلوہ انوارِ جلوت زندہ باد

زندہ باد اے محسنِ ہر مرد و عورت زندہ باد
اے حصارِ عزّت و ناموس و عصمت زندہ باد

اے نبوّت ساز اے مُہرِ نبوّت زندہ باد
تیرے دم سے زندہ ہے نقشِ رسالت زندہ باد

اے کہ تُو آئینۂ حُسن و صباحت زندہ باد
زندہ باد اے مہبطِ تنویرِ وحدت زندہ باد

اے کہ تُو مجرائے انوارِ نبوّت زندہ باد
زندہ باد اے صاحبِ زندہ کرامت زندہ باد

زندہ باد اے سیّد الکونین وجہِ کُن فکاں
اے کہ تُو آئینۂ اظہارِ قدرت زندہ باد

اے کہ وجہِ زندگی کشتِ ایمان و یقیں
وحیِ حق کی بارشِ حق و صداقت زندہ باد

آفریں صد آفریں و مرحبا صد مرحبا
زندہ باد اے مردِ میدانِ شجاعت زندہ باد

آسمانوں پر فرشتے مدح میں گاتے ہیں گیت
اے کہ تُو شائستۂ توصیف و مدحت زندہ باد

پرچمِ اسلام تا اقصائے عالم گڑ گیا
چار دانگ عالم میں پھیلی تیری شہرت زندہ باد

بھوکی دنیا کے لئے تُو وجہِ قوتِ لایموت
اے ضعیفوں بے کسوں کے دستِ قوّت زندہ باد

دل پہ تیرے کیا پڑا تھا پرتوِ حُسنِ ازل
آج تک آئینہ ہے تصویرِ حیرت زندہ باد

زندہ باد اے مظہرِ جلّ جلالِ ذوالجلال
زندہ باد اے صاحبِ جبروت و صولت زندہ باد

متّحد ہو کر مسلماں جیت لیں اعداء کے دل
پھر لگائیں نعرۂ **ختمِ نبوّت زندہ باد**

اے امام الانبیاءِ اوّلین و آخریں
تیرے دم سے زندہ دیں کی شان و شوکت زندہ باد

زندہ باد اے تاجدارِ انبیاء و مرسلیں
زندہ باد اے گوہرِ تاجِ رسالت زندہ باد

زندہ باد اے حوضِ کوثر کے امینِ مقتسم
زندہ باد اے ساقیٔ جامِ محبّت زندہ باد

اے حصارِ عافیت اے قلعۂ امن و اماں
اے خدا کے دامنِ حفظ و حفاظت زندہ باد

زندہ باد اے رافعِ ہر عظمتِ انسانیت
زندہ باد اے صاحبِ جُود و سخاوت زندہ باد

زندہ باد اے کائناتِ حُسن کے نادر وجود
زندہ باد اے شاہکارِ دستِ قدرت زندہ باد

زندہ باد اے خاتمِ پیغمبرانِ ہر زماں
زندہ باد اے خاتمِ ختمِ نبوّت زندہ باد

زندہ باد اے قیس مینائی کے خضرِ اوّلیں
اے محمد مصطفےٰ نورِ ہدایت زندہ باد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقف عارضی اور تعلیم القرآن کی مبارک تحریکوں کی اہمیت

مکرم عبدالرحیم صاحب راٹھور

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ جب کسی الٰہی تحریک کی ترقی کا زمانہ قریب آتا ہے ـــــ کامیابی کی علامات ظاہر ہوتی ہیں ـــــ غلبہ کے آثار نمایاں ہو جاتے ہیں ـــــ دور دراز اور وسیع و عریض علاقوں میں مختلف رنگ و نسل کے لوگ آسمانی آواز پر لبیک کہہ کر الٰہی تحریک میں کثرت سے شامل ہو جاتے ہیں تو ایسے وقت میں تربیت و اصلاح کی ضرورت نہایت شدت سے محسوس کی جاتی ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہوتی ہے کہ الٰہی تحریک میں شامل ہونے والی سعید روحیں جیسا ہے کتنی ہی نیک نیت اور مخلص کیوں نہ ہوں ـــــ غیر شعوری طور پر ـــــ علاقائی نظریات و روایات ـــــ قومی رسم و رواج اور قبائلی عادات و اطوار اپنے ساتھ لے آتی ہیں یہ صورت حال اور بھی خطرناک ہو جاتی ہے جب قوم میں پہلے سے ایسے لوگ کثرت سے موجود نہ ہوں جو اس الٰہی تحریک کے نظریات و روایات کے بارہ میں مستند علماء کا درجہ رکھتے ہوں اور عوام الناس بھی پوری طرح اپنے مسلک عقائد اور نظریات کا علم نہ رکھتے ہوں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ الٰہی تحریک جن تقدیروں کو فروغ دینا چاہتی ہوں وہ آہستہ آہستہ متروک ہو جاتی ہیں ـــــ جو معاشرہ تشکیل دینا چاہتی ہے وہ قدامت پسند متصور ہو کر مبغوض ہو جاتا ہے اور جس تمدن کا قیام اس کی بنیادی غرض ہوتی ہے وہ نئی نئی بیج بیج، جدید وضع قطع اور بدلتے فیشن کے مقابلہ میں معیوب نظر آنے لگتا ہے اس کے برعکس غیر معیاری قدریں فروغ پاتی ہیں بے وقار معاشرہ تشکیل پاتا ہے اور ایک مخلوط قسم کا تمدن قیام پذیر ہوتا ہے اخلاق و روحانیت کی بجائے دولت و ثروت کو اولیت کا مقام حاصل ہو جاتا ہے ـــــ اخوت و مروت کے جذبات سیاسی مصلحتوں کی نذر ہو جاتے ہیں اور پیار و محبت کے رشتے نفرت و مبالات کی خس و خاشاک کے نیچے دب کر رہ جاتے ہیں۔ اگر بقول از وقت اس صورت حال کے تدارک کی طرف بھرپور توجہ نہ دی جائے تو الٰہی تحریک کا روشن چہرہ ان دھندلکوں میں پوشیدہ ہو جاتا ہے۔

الٰہی تحریک کے ابتدائی ایام میں ربانی تحریک ـــــ مامور من اللہ ـــــ کی قوت قدسیہ کی حیات بخش شعاعیں اتنی تابناک ہوتی ہیں اور سابقون الاولون کی طبائع میں وہ قبولیت اتنا احساس ہوتا ہے کہ عقائد کے بدلتے ہی ان میں عملی طور سے ایک انقلاب برپا ہو جاتا ہے وہ فوراً ہی اپنے موروثی نظریات ـــــ قومی رسم و رواج اور قبائلی عادات و اطوار کو کلیتہً چھوڑ دیتے ہیں اور ربانی تحریک کے رنگ میں رنگین ہو جاتے ہیں۔ اپنے آقا و مطاع کی سنت پر عمل پیرا ہو کر کندن بن جاتے ہیں لیکن جو لوگ اس تحریک میں نسبتہً بعد میں کثرت سے شمولیت اختیار کرتے ہیں وہ چونکہ مامور من اللہ کی قوت قدسیہ کی تابناک شعاعوں سے حصہ نسبتہً کم پاتے ہیں لہٰذا ان کی کیفیت مختلف ہوتی ہے اور بجائے اس کے کہ عقائد کی تبدیلی کے ساتھ ان میں ایک عملی انقلاب برپا ہو جاتا۔ ان کی عادات و اطوار رسم و رواج اور نظریات آہستہ آہستہ ان کے عقائد پر اثر انداز ہوتے ہیں مزید برآں۔ ماحول میں تہذیب و ثقافت کے نام پر ابھرنے والی تبدیلیاں رہی سہی کمی کو پورا کر دیتی ہیں۔ حتیٰ کہ ایسی کیفیت رونما ہو جاتی ہے کہ نام کے لحاظ سے تو یہ لوگ الٰہی تحریک میں شامل ہوتے ہیں لیکن بالفعل نہ ان میں پہلے مسلک کا رنگ ہوتا ہے اور نہ ہی نئے مسلک کی خوشبو۔ چونکہ الٰہی تحریک میں یہ نئے شامل ہونے والے لوگ اور نئے پیدا ہونے والے افراد عددی لحاظ سے کثرت میں ہوتے ہیں لہٰذا میدان میں انہی لوگوں کو غلبہ اور بالادستی حاصل ہو جاتی ہے۔ اس طرح رفتہ رفتہ ان کی عادات و اطوار، وضع قطع اور رسم و رواج کو نہ صرف تحفظ حاصل ہو جاتا ہے۔ بلکہ اشاعت کا بھی خوب موقع ملتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ الٰہی تحریک کی پاکیزہ روح اس انبوہ کثیر کے تعامل کے نیچے دب کر رہ جاتی ہے۔

اس حقیقت کو سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۃ النصر کی تفسیر میں اجاگر فرمایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"گویا ان آیات میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا تھا کہ آئندہ زمانہ میں ہزاروں ہزار لوگ اسلام میں ایک وقت میں داخل ہوا کریں گے اور یہ ظاہر ہے کہ جب کسی قوم کو فتح حاصل ہوتی ہے اور مفتوح قوم کے ساتھ فاتح قوم کے تعلقات قائم ہوتے ہیں تو ان میں [illegible] اور [illegible] ہوتی ہیں [illegible] فاتح قوم میں بھی آنی شروع ہو جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ فاتح قوم جن ملکوں سے گذرتی ہے ان کے عیش و عشرت کے جذبات اپنے اندر لے لیتی ہے۔ اور چونکہ عظیم الشان فتوحات کے بعد اس قدر آبادی کے ساتھ فاتح قوم کا تعلق ہوتا ہے جو فاتح قوم سے بھی تعداد میں زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے اس کو فوراً تعلیم دینا اور اپنی سطح پر لانا مشکل ہوتا ہے اور جب فاتح قوم کے افراد مفتوح قوم میں ملتے ہیں تو بجائے اس کو اخلاقی طور پر نفع پہنچانے کے خود اس کے بداثرات سے متاثر ہو جاتے ہیں جس کا نتیجہ رفتہ رفتہ نہایت خطرناک ہوتا ہے اور در حقیقت جس وقت کوئی قوم ترقی کرتی ہے اور کثرت سے پھیلتی ہے وہی زمانہ اس کے تنزل اور انحطاط کا ہوتا ہے۔"

(تفسیر کبیر)

جن لوگوں کو تاریخ الادیان سے دلچسپی ہے وہ جانتے ہیں کہ جب عیسائیت یونان اور روما کی حدود میں داخل ہوئی تو اس میں کون کون سی لایعنی اور مشرکانہ رسومات شامل ہو گئیں۔ یا تو روما کے کیٹاکومبس (Catacombs) میں اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے چھپنے والے نوجوان تھے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى الخ

یا شاہ قسطنطنیہ کے عیسائیت میں شامل ہونے کے بعد عیسائیوں کی یہ کیفیت ہو گئی کہ

مَثَلُ سَعْيِهِمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا

اور اس کیفیت کے بڑھتے بڑھتے حالت یہ ہو گئی کہ

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا

[illegible] اسلام کا [illegible] وقت ہوا جب [illegible] پا کر [illegible] ایرانی [illegible] زندگی بخش رنگ [illegible] رہا تھا اور دوسری طرف شام و فلسطین کے سرزمین اسلامی کو آسمانی چشمہ کے آب حیات سے سیراب کر رہا تھا۔ ایک طرف عیسائیت سے آنے والے نو مسلم اپنے ساتھ حیات مسیح اور مسیح کے بے گناہ ہونے [illegible] اور باقی تمام انسانوں کے خطاکار ہونے کا عقیدہ لے آئے تو دوسری طرف ایرانی لشکر نہ صرف ساز و مزمار چنگ و رباب اور رقص و سرود کے تحفے لے کر آئے اور پہلے اپنے بعض بزرگوں کو الوہیت کی صفات دینے سے بھی نہ چوکے حتیٰ کہ اب یہ حالت ہے کہ عقائد کے تحفے نو مسلم عیسائی اپنے ساتھ لائے تھے وہ بہت سے مسلمانوں کے بنیادی عقائد کی حیثیت رکھتے ہیں اور راگ رنگ اور رقص و سرود کے جو گلدستے ایرانی رنگیلیوں نے سجائے تھے وہ فی زمانہ اسلامی ثقافت کا بہترین نمونہ سمجھے جاتے ہیں۔

جماعت احمدیہ باوجود ہر قسم کی مخالفت [illegible] کامیابی کی علامات ظاہر ہو رہی ہیں غلبہ کے آثار نمایاں ہیں [illegible] ملک اور اندرون ملک ہر رنگ و نسل کے لوگ جماعت میں شمولیت اختیار کر رہے ہیں۔ معاندین کا عناد احمدیت کی کھیتی کے لئے کھاد کا کام دے رہا ہے سعید روحوں میں انتشار و اضطراب کی کیفیت رونما ہو چکی ہے۔ یہ مشن ضمیمہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے اس ترقی کا جس میں لوگ فوج در فوج جماعت کی طرف امنڈ آئیں گے اور یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا کا نظارہ ہمارے سامنے آجائیگا لیکن یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ یہ کثرت سے آنے والے لوگ اپنے موروثی خیالات و نظریات، قومی عادات و اطوار اور قبائلی رسم و رواج بھی اپنے ساتھ ہی لے آئیں گے اور لازماً یہ تمام باتیں اسلامی تمدن کے مزاج سے شدید مغائرت رکھتی ہوں گی اور یہ لوگ اپنی افرادی کثرت کی وجہ سے معاشرہ میں پیش پیش رہیں گے۔

ظاہر ہے کہ یہ صورت حال اُس وقت کے لوگوں کے لئے اور بھی سخت پریشانی اور شدید الجھن کا باعث ہوگی، بالخصوص اگر ان میں قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کو سمجھنے والے کثرت سے موجود نہ ہوں پس وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ کے ماتحت اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ ابھی سے ان آنے والے خطرات کی پیش بندی کے سامان پر غور کیا جائے اور اس آنے والے سیلاب کے حملہ سے پہلے ہی قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لائے ہوئے علوم کو پھیلا کر عملی پہلوؤں کے قیام پر بھرپور زور دیا جائے اور اس طرح اسلام کی عمارت کی بنیادوں کو اتنا مضبوط کیا جائے کہ آنے والا سیلاب صحیح راستہ پر روانہ ہونے پر مجبور ہو جائے۔ اور مضرت رساں ہونے کی بجائے فائدہ مند ثابت ہو یہ ایک امر مسلمہ ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے مامور وقت اور اپنے قائم کردہ خلفاء کی خود رہنمائی فرماتا ہے اور آنے والے خطرات سے پہلے ہی انہیں ایسی تدبیریں سکھاتا ہے جن پر اگر جماعت پورے جوش اور احساس ذمہ داری کے ساتھ عمل پیرا ہو تو نہ صرف یہ کہ خطرہ ٹل جاتا ہے بلکہ جماعت پر خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا کثرت سے نزول شروع ہو جاتا ہے

چنانچہ حضرت سیدنا مسیح موعود علیہ السلام نے ان خطرات کے ایک پہلو کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

"مجھے اس بات کا غم نہیں کہ یہ اموال جمع کیونکر ہوں گے اور ایسی جماعت کیونکر پیدا ہوگی جو ایمانداری کے جوش سے یہ مردانہ کام دکھلائے بلکہ مجھے یہ فکر ہے کہ ہمارے زمانہ کے بعد یہ لوگ جن کے سپرد ایسے مال کئے جائیں گے وہ کثرت مال کو دیکھ کر ٹھوکر نہ کھاویں اور دنیا سے پیار نہ کریں"

(الوصیت ص۲۲)

انہی خطرات کے پیش نظر تربیت و اصلاح کی نیت سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیگر اصلاحی تحریکوں کے ساتھ وقف زندگی کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یہ بھی نفلی نیکی ہے اور میں اس کے لئے کسی کو مجبور نہیں کرتا۔ لیکن یہ بات دنیا چاہتا ہوں کہ اگر جماعت نے اس پر عمل نہ کیا تو اس کے نتائج نہایت خطرناک ہوں گے"

(خطبہ جمعہ ۱۵ مارچ ۱۹۴۶ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بات کو نہایت وضاحت کے ساتھ جماعت کے سامنے پیش فرمایا:۔

"اگر ہم تبلیغ کے ذریعہ سے احمدی تو پیدا کرتے چلے جائیں لیکن تربیت میں بے توجہی کے نتیجہ میں پہلے احمدیوں یا نئے احمدی نسل کو کمزور ہونے دیں تو ہماری طاقت اتنی نہیں بڑھ سکتی جتنی اس صورت میں بڑھ سکتی ہے کہ پیدائشی احمدی اور پرانے اور نئے احمدی بھی اپنے اخلاص میں ایک اعلیٰ اور بلند مقام پر فائز ہوں"

(خطبہ جمعہ ۳۰ مارچ ۱۹۶۶ء)

ایک اور موقعہ پر فرمایا کہ

"جماعت کا ایک حصہ سست ہو گیا ہے اور باقی ساری جماعت کو اس کا نقصان برداشت کرنا پڑ رہا ہے"

(خطبہ جمعہ ۲ نومبر ۱۹۶۶ء)

بلاشک اس کا علاج قرآن کریم کے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے میں ہے چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن کریم نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل ہیں۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو"

(کشتی نوح)

نیز فرمایا:۔

"ہماری جماعت کو چاہیئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں ..... اس وقت قرآن کا حربہ تمہارے پاس ہے تو تمہاری فتح ہے۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت نہ ٹھہر نہ سکے گی"

(الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۱ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"میں نے بارہا توجہ دلائی ہے کہ جب تک قرآن کریم سے ہر چھوٹے بڑے کو واقف نہیں کیا جاتا اس وقت تک ہمیں کامیابی کی کوئی امید نہیں رکھنی چاہیئے"

(الفضل ۹ نومبر ۱۹۶۶ء)

نیز فرمایا:۔

"مسلمانوں کی زندگی کا دارومدار ہی قرآن کریم پر ہے یہ ایک روحانی غذا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے تیار کی ہے"

(الفضل ۸ ستمبر ۱۹۶۸ء)

نیز فرمایا:۔

"قرآن کریم پڑھنے کے بعد سوچنے کی عادت ڈالو اور سوچنے کے بعد اس پر عمل کرو اگر تم ایسا کرو گے تو ایک زندہ اور فعال قوم نظر آنے لگ جاؤ گے۔ اور دنیا تمہیں دیکھ کر حیران رہ جائے گی"

(الفضل ۸ ستمبر ۱۹۶۸ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کو اس نہایت اہم امر کی طرف متوجہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"میرے دل میں بڑی شدت کے ساتھ یہ احساس بھی پیدا ہوا تھا کہ جماعت کا ایک حصہ اس کام (تعلیم القرآن) کی طرف کما حقہ متوجہ نہیں ہوا"

اس لئے ضرورت ہے کہ ہر فرد بشر کو جو احمدیت کی طرف منسوب ہوتا ہے اس طرف متوجہ کیا جائے اسے قرآن کریم پڑھایا جائے اسے قرآن کریم کے معانی بتائے جائیں۔ قرآن کریم کی تعلیم سے اسے متعارف کرایا جائے اسے ایسا بنا دیا جائے کہ قرآن کریم کا عرفان اسے حاصل ہو اور اس کلام کے لئے اپنے رب سے وحائیں کی جائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اور اس کے اتفاق کے ماتحت میں نے قرآن کریم کی اشاعت اور جماعت کی تربیت کی غرض سے جماعت میں وقف عارضی کی تحریک کی"۔

(خطبہ جمعہ الفضل ۲ نومبر ۱۹۶۶ء)

پس جماعت کی عملی اخلاقی اور روحانی تربیت کے لئے وقف عارضی اور تعلیم القرآن کی مبارک تحریکیں نہایت اہمیت کی حامل ہیں۔

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں

- "یہ اجتماع نفس کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے اور بہترین سبق ہے اس لئے احمدی نوجوانوں کو اس طرف پوری توجہ دینی چاہیئے۔
- جو نمائندے ان اجتماعوں میں شامل ہوں گے۔ وہ ایک نئی روح اور ایک نئی زندگی لے کر واپس جائیں گے۔
- "ہر جماعت کا کم از کم ایک نمائندہ خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں ضرور شامل ہونا چاہیئے اجتماع میں ہماری پوری کی پوری جماعت کی نمائندگی ہونی چاہیئے"۔

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۸ اپریل بروز اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ العزیز خدام کثرت سے شرکت کر کے اجتماع کی برکات سے مستفید ہوں (منیجر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۳)

مسل نمبر ۲۲۴۸۵

مَیں سیدہ اقبال بیگم بیوہ منظور احمد صاحب (مرحوم) قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر جو زندگی میں خاوند کو معاف کر دیا تھا۔ -/۲۰۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۱۵ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار کا جو بھی ہوگی ۱/۵ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ سیدہ اقبال بیگم بیوہ منظور احمد صاحب (مرحوم) ساکن نارنگ منڈی تحصیل فیروز والہ ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد۔ مظفر احمد ثاقب (پسر موصیہ) نارنگ منڈی۔

گواہ شد۔ چوہدری محمد شریف پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نارنگ منڈی۔

مسل نمبر ۲۲۴۸۶

مَیں مظفر احمد ثاقب ولد منظور احمد صاحب (مرحوم) قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۴۷۵ روپیہ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ مظفر احمد ثاقب نارنگ منڈی تحصیل فیروز والہ ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد۔ محمد شریف پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد۔ محمد اشرف ولد محمد شریف صاحب نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۲۴۸۷

مَیں امۃ الحفیظ شہناز زوجہ عطاء المنان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری۔ عمر ۴۲ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ -/۱۰۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی ۲ تولے ۶ ماشے مالیتی -/۱۵۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۵ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ الحفیظ شہناز دارالرحمت وسطی ربوہ۔

گواہ شد۔ ابو العطاء جالندھری ربوہ

گواہ شد۔ حفیظ الرحمٰن شاہد ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۴۸۸

مَیں جہان بیگم زوجہ صوبیدار میجر محمد الدین صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال۔ بیعت ۱۹۴۸ء ساکن دوالمیال ضلع جہلم۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت ازبیٹے ہے۔ مَیں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۵ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ سردار بی بی بیوہ محمد بخش صاحب مرحوم پلاسور چک ۲۸۵ ج۔ب ضلع لائلپور۔

گواہ شد۔ عنایت اللہ اٹھوال ولد محمد بخش صاحب مرحوم (پسر موصیہ)۔

گواہ شد۔ محمد احمد اشرف معلم وقف جدید موصی ۱۹۶۳۵۔

(باقی)

درخواست دعا

خاکسار کی پھوپھی صاحبہ کا لاہور ہسپتال میں پتہ کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ احباب ان کی صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد شفا دے اور اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ نیز مکمل طور پر صحت یاب ہو کر واپس ربوہ آئیں۔

(خواجہ ناصر احمد دارالبرکات۔ ربوہ)

ضروری اطلاع

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چیٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں نیز اپنا مکمل پتہ صاف اور خوشخط لکھیں۔ (مینیجر)

مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے ہمارے دواخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصل حالات بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۴۸۴۴

مایوس و پریشان

مریض جو سخت مایوس ہو چکے ہوں تفصیلی علامات مرض لکھ کر سستا اور کامیاب علاج کروائیں۔ ہومیو پیتھک ڈاکٹر ایس۔ اے رحمٰن رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر مالک شاہ ہومیو پیتھک سٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار۔ ربوہ

لِکُلِّ دَاءٍ شِفَاءٌ (حدیث نبوی)

There is a CURE for every disease you have only to search.

مفصل معلومات اور لٹریچر مفت حاصل کریں۔ کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی ربوہ۔ فون ۶۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"جو آخر تک صبر کریں گے برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے"

"مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے"

(المسیح الموعودؑ)

احمدیت یعنی حقیقی اسلام خدا کا اپنے ہاتھ سے لگایا ہوا پودا ہے جو انشاء اللہ تیزی کے ساتھ بڑھے گا پھلے گا پھولے گا اور اس کی شاخیں اطراف واکناف عالم میں پھیلتی چلی جائیں گی حتیٰ کہ اس کے ثمرات وفیوض دنیا کے کناروں تک جا پہنچیں گے اور ساری دنیا ان سے متمتع ہوگی۔ درمیان میں ابتلاء آئیں گے۔ آزمائشوں میں سے گزرنا پڑے گا مگر یہ ابتلاء اور یہ آزمائشیں ایک لمحہ کے لئے بھی سلسلہ کی ترقی میں روک نہیں بن سکیں گی بلکہ اخلاص ووفا، قربانی اور ایثار کی راہ میں انشاء اللہ جماعت کا قدم تیز تر کرنے کا باعث ہوں گی اور ہم انشاء اللہ بالآخر کامیاب ہوں گے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔۔۔۔۔ جو اخیر تک صبر کریں گے۔۔۔ برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔" (الوصیت)

پس خدا کی باتوں پر یقین رکھیں اور عسر ہو یسر ہو تنگی ہو ترشی ہو ہر حال میں صبر وثبات اور استقامت واستقلال کے ساتھ اس راہ میں اللہ کے حضور قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں تا اللہ تعالیٰ کی برکتوں کے دروازے ہم پر کھولے جائیں۔

اس راہ میں کم سے کم قربانی جس کا ہم سے مطالبہ کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ ہر اس روپیہ میں سے جو خدا ہمیں دیتا ہے شرح کے مطابق چندہ عام / حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ ضرور ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۷۶ء کو عزیزہ امۃ المتین صاحبہ بنت محترم شیخ عبد الکریم صاحب آف بدوملہی کا نکاح مکرم حامد علی خان صاحب ولد حافظ نیاز احمد صاحب مرحوم آف ۸۵۔بی۔انارکلی لاہور کے ہمراہ خاکسار نے بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے باعث برکت بنائے آمین۔ (خاکسار عزیز الرحمٰن منگلہ مربی سلسلہ ضلع سیالکوٹ)

ولادت

بتاریخ ۵ اپریل ۱۹۷۶ء بروز پیر کوہاٹ میں عزیزم چوہدری اسحٰق احمد کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود خاکسار کا نواسہ اور برادرم مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب ظہیر پرسنل آفیسر بابری ٹیکسٹائل ملز کوہاٹ کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ بچے کی صحت وسلامتی اور موجب برکت ورحمت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(ناصر الدین آڈیٹر تحریک جدید۔ ربوہ)

بلاتبصرہ

حکومت کو احمدی فرقے کی وضاحت کے بارے میں اپنا موقف بیان کرنا چاہیئے

مولانا ہزاروی

اسلام آباد ۲۹ مارچ (اسٹاف رپورٹر) قومی اسمبلی میں آج اقلیتوں کے چھ نمائندوں نے بھی قومی اسمبلی کے ارکان کی حیثیت سے حلف اٹھالیا۔ اس طرح قومی اسمبلی کے ارکان کی تعداد اب ۱۵۲ ہو جاتی ہے۔ آج حلف اٹھانے والوں میں مسیحی فرقے کے چار نمائندے مسٹر اینڈریوس، مسٹر بشیر مسیح، مسٹر بیدی اور ڈاکٹر جولین ڈین کے علاوہ ہندو نمائندہ مسٹر پی کے شاہانی اور احمدی فرقے کا نمائندہ مسٹر بشیر طاہر شامل ہیں۔ جب یہ ارکان حلف اٹھا چکے تو جمعیت علماء اسلام کے مولانا غلام غوث ہزاروی نے نکتہ اعتراض اٹھاتے ہوئے سپیکر کی توجہ ایک اخباری خبر کی طرف مبذول کرائی جس میں جماعت احمدیہ کی طرف سے یہ وضاحت کی گئی تھی کہ مسٹر بشیر طاہر احمدیہ فرقے کے نمائندے نہیں۔ مولانا ہزاروی نے کہا کہ اگر حلف اٹھانے والا ایک غیر مسلم ہے تو پھر یہ حلف صحیح ہے تاہم احمدیہ فرقے کی وضاحت کے بارے میں حکومت کو اپنا موقف بتانا چاہیئے۔ سپیکر نے اس اعتراض کو رد کرتے ہوئے بتایا کہ مولانا کو یہ اعتراض اس وقت اٹھانا چاہیئے تھا جب ان ارکان کے کاغذات نامزدگی چیف الیکشن کمشنر کو پیش کئے گئے تھے۔ الیکشن کمیشن کے نوٹیفکیشن کے اجراء کے بعد سپیکر پر یہ لازم ہوتا ہے کہ ان ارکان سے حلف لے۔ اس پر مولانا ہزاروی نے کہا کہ متعلقہ وضاحت اخبار میں تو آج شائع ہوئی ہے۔ سپیکر نے مسکراتے ہوئے ان سے کہا کہ آپ اخبار سنبھال کر رکھیں پھر کبھی کام آئے گا۔

("نوائے وقت" راولپنڈی ۳۰ مارچ ۱۹۷۶ء)

درخواستِ دعا

میرے لڑکے عزیزم محمد ہاشم سعید الیکٹریکل انجینئر کی جو کہ لندن میں ہے شدید بیماری کی اطلاع ملی ہے اس کی شفایابی کے لئے احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ اس کی کامیابی اور دینی ودنیوی ترقیات کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(فیض عالم خان چغتائی ۸۲۶/۸ عزیز آباد۔ کراچی ۳۸)

پروگرام تئیسواں مرکزی سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ

منعقدہ ۱۸ شہادت ۱۳۵۵ ہش / ۱۸ اپریل ۱۹۷۶ء بروز اتوار

۸۔۰۰ تا ۔۔۔	تلاوت قرآن مجید وعہد
	افتتاحی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
۹۔۰۰ تا ۹۔۱۵	درس قرآن مجید
۹۔۱۵ تا ۹۔۳۰	درس حدیث
۹۔۳۰ تا ۱۰۔۵۰	تلقین عمل
۱۰۔۵۰ تا ۱۱۔۰۰	درس ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
۱۱۔۰۰ تا ۱۲۔۱۵	مجلس سوال وجواب
۱۲۔۱۵ تا ۲۔۰۰	وقفہ برائے طعام وتیاری نماز
۲۔۰۰ تا ۲۔۱۵	نماز ظہر وعصر
۲۔۱۵ تا ۲۔۲۰	تلاوت قرآن مجید
۲۔۲۰ تا ۴۔۳۰	شوریٰ (انتخاب صدر، تجاویز ایجنڈا)
۴۔۳۰ تا ۔۔۔	الوداعی خطاب
	عہد۔ دعا

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مطالعہ کتب

ماہ اپریل میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب مباحثہ بٹالوی وچکڑالوی مقرر ہے۔ قائدین مقامی سے گذارش ہے کہ وہ اپنے خدام سے مطالعہ کرائیں۔ (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴